# خاموش شکوے

## ڈاکٹر انوری بیگم

81-85785-32-5

| | | |
|---|---|---|
| قیمت | : | ایک سو پچاس روپے ۔/۱۵۰ |
| اشاعت | : | ۲۰۰۲ء |
| طباعت | : | انیس آفسیٹ پرنٹرس، نئی دہلی ۔ ۲ |
| کمپوزنگ | : | محمد یوسف، زیڈ کمپیوٹر پرنٹو گرافکس، نظام الدین، نئی دہلی ۔ ۱۳ |
| ناشر | : | اے کمار ڈڈن |

ادارہ فکر جدید، ۹۲۲، کوچہ روہیلا خاں،
دریا گنج، نئی دہلی ۔ ۱۱۰۰۰۲

---

**KHAMOSH SHIKWAY** : Dr. Anwari Begum

**IDARA FIKRE JADEED**

922, Kucha Rohilla Khan, Daryaganj,

New Delhi-110002

ترتیب | صفحہ نمبر

## بے خواب آرزوؤں کے نام

نہ جانے

کیوں..........................؟

نہ معلوم

کہاں..........................؟

روپوش

ہوئیں..........................؟

اب کبھی

ملیں

یا

نہ ملیں

یا پھر ملیں

اور..............................؟؟

☆☆☆

# حرف اوّل

زندگی کے

سمندر میں

چھوٹی بڑی ہزاروں

لہریں اٹھیں........................،

چند

ساحل تک پہنچتے پہنچتے

معدوم ہوئیں......................،

چند

گرفت میں آئیں......................،

(انہیں گرفتہ لہروں کو)

میں نے

لفظوں کے پیکر میں

پیش کرنے کی

بھرپور

کوشش کی ہے......................،

مجھے اس کی

خبر نہیں.........................،

یہ کوشش کامیاب ہے

یا کوشش ناتمام

یا پھر

کوشش رائگاں ہے یہ.................!!

# حرف چند

ڈاکٹر انوری بیگم کی نظمیں میں نے پڑھیں۔فن نظم سے یہ واقف ہیں۔ان کے یہاں جو تجربے ہیں وہ آنچ آگئیں ہیں۔ان کی پیش کش میں انہیں کامیابی ملتی ہے۔اتنا ہی نہیں میں نے تو ان کے یہاں سادگی میں ہنر اور ہنر میں سادگی دیکھی۔اسے یہ مسلسل برتنے کی بھی کوشش کرتی ہیں اور یقیناً ان کا اپنی شاعری سے متعلق یہ مخصوص رویہ ان کے روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔

میری نیک خواہشات ان کے ساتھ ہیں۔

ڈاکٹر اختر یوسف

صدر شعبہ اردو

رانچی یونیورسٹی، رانچی

# دو حرف

شاعری اک آتش سوزاں ہے جو اپنے خالق کو اندر ہی اندر سنگسار کرتی رہتی ہے۔ انسان جل جل کر راکھ ہوتا رہتا ہے اور شعلے اور دھواں کہیں نظر نہیں آتا۔ انسانی جذبات اس کی فکر اس کا ردعمل الفاظ کے پیکر میں ڈھلنے سے پہلے زندگی کی بھٹی میں تپتے اور جھلتے رہتے ہیں۔ تب کہیں جا کر شاعری اسے اپنے اندر سمیٹتی ہے۔ ''خاموش شکوے'' کی شاعرہ نے نہ صرف زندگی کو جھیلا ہے بلکہ اس سے آنکھیں چار کی ہیں۔ ان کی شاعری میں اس آتش سوزاں کی لپک تو ملتی ہے جسے شاید ابھی اور تپنا اور گلنا ہے۔ زندگی جیسے جیسے اندھیری گلیوں سے روشن شاہراہوں کی طرف گامزن ہو رہی ہے ایک رنگینی ایک خوش آہنگی ان کی شاعری کا حصہ بنتی محسوس ہو رہی ہے۔ یہ ان کی شاعری کی سفر کا آغاز ہے امید کرنی چاہیے کہ آنے والے لمحے مزید روشنیوں کا سوغات لائیں گے۔

ڈاکٹر عبدالقیوم ابدالی
شعبہ اردو، ڈورنڈہ کالج
رانچی یونیورسٹی، رانچی

# نگاہ عنایت

آنکھیں

لب

دل

اور

قدم

کوئی میرے

بس میں نہیں.........................،

جب سے

تو نے

شفقت اور عنایت

کی نگاہ

ڈالی

مجھ پر................................!!

☆☆☆

# ساتھی ہر پل کا

میں نے

اسے دیکھا.........................،

نہیں

کبھی نہیں.........................!

بس

سنا

ایک سے

ہزاروں سے.........................،

ہر ایک سے

اب

وہ ہے میرے دل میں

آنکھوں میں

سانسوں میں

ہر ایک پل میں.........................!!

# خاموش شکوے

دونوں

خاموش تھے.......................!

کسی نے کسی سے

کچھ نہیں کہا.......................،

چہرے

لہروں سے بیگانہ

پُرسکون تھے.......................،

نظریں

آنکھوں کی جھیل میں

غوطہ زن تھیں.......................،

مگر

دل کے دریا میں

طوفانوں کا

شور تھا.......................!!

☆☆☆

# مظلوم بے بسی

قیامت خیز لہروں نے

آویلش میں...................،

لاکھوں بے بسوں کو

کرب و غم سے

بھڑکتے

شعلوں میں ڈالا.........................،

جھلسے ہوئے کرب و بے بسی کا دم

مظلوم دھوئیں میں

گھٹنے لگا.........................،

بے بسی تڑپی

متحد ہوئی

چیخی

پھر

آویلش نے.........................''

# مغــرور بلندی

مظلوم آہیں

آسماں کو چومتی

مغرور بلندیوں سے

ٹکرائیں.........................،

شعلے

بھڑکے

چیخیں اُبھریں.........................،

شہر

گاؤں

اور

ویرانے

دم بخود رہ گئے.........................،

ہونٹوں

پر

ان کہے

سوال

مچلنے لگے.........................!!

☆☆☆

# حیرت آفریں اختراع

حیرت آفریں

اختراعیں

دانتوں میں

انگلی دبائے..........................،

بے حس و حرکت سی

شعلوں کی

لپلپاتی زبان

دیکھ رہی تھیں..........................!

گھنگھور دھوئیں میں

دم گھٹنے لگا..........................!

گھبرا کر

نظریں

اُوپر اُٹھائیں

اور

دم بخود رہ گئیں..........................!

آسماں کو چھوتی

مغرور بلندیاں

بے بسی سے

زمین کی

آغوش میں

منہ چھپا بیٹھیں.............................!!

☆☆☆

# نظم

یکا یک..................!

بادل

اُمڈ آئے..................!

مشکوک نگاہوں نے

چاروں جانب

دیکھا..................!

پھر

مژگاں کے

پردوں میں

چھپ گئیں

..................!

# خبر

فون کی گھنٹی

چیخ اُٹھی.....................!

مرمریں سے ہاتھ

آگے بڑھے.............!

ریسیور اُٹھایا

سماعت

تڑپ اُٹھی.............!

لبوں نے

حیرت سے پوچھا

کب؟

کیسے؟

ٹھنڈی آہیں

اُبھریں

اور

کہا

اب کیا ہوگا.........................؟؟

☆☆☆

# صدائے درد

یہ کیسی

تاریکی ہے.........................؟

کہیں کوئی

روشنی نہیں

چاندنی نہیں

سورج کی روشنی نہیں

جگمگاتے جگنو بھی نہیں.........................!

چاروں جانب

پھیلی ہے

چادر ظلمت کی

کچھ بھی

نظر آتا نہیں.........................!!

# ھے خوشامد سے آمد

آوازیں

کونے میں

دبک گئیں.........................!

الفاظ کے دم

گھٹنے لگے......................!

قلم کی زباں

متفکر ہوئی.....................!

لہراتا جو دیکھا

خوشامد کا آنچل

چاروں جانب....................!!

☆☆☆

## نگاہ برق

ابھی تو

تنکے تنکے

جمع

کیا ہی تھا.......................!

شعلہ بار

بجلی کی نگاہیں

پڑیں..........................!

بچنے سے

پہلے ہی

آشیانہ جل کر

خاکستر ہوا.......................!!

# طائر شعلہ افشاں

دُوت ہے تباہی اور بربادی کا.......................!

جہاں جاتا ہے

بدامنی پھیلاتا ہے.........................!

خوفناک یَم دُوت ہے.........................!

اسے دیکھتے ہی

روح

آکاش کی جانب

پرواز کرتی ہے.........................!

تاریک وسیاہ رات ہے

جس کے آتے ہی

دہشت ناک خاموشی

راج کرتی ہے.........................!

بادل ہے تباہی و بربادی کا.........................!

اس کے برستے ہی

ویرانی لہلہاتی ہے.........................!

اک سفاک قاتل ہے

جہاں جاتا ہے
قتل عام

کرتا ہے..............................!!

☆☆☆

# آتشیں پرندے

بسیط
بے کراں
خاموش سمندر.........................!
اپنے دامن میں
ہزاروں طغیانی
سمیٹے.........................!
لبوں پر انگلی دھرے...................!

اپنے سینے کو چیر کر
آسمان کی طرف پرواز کرتے
آتشیں پرندوں کو
دیکھتا رہا.......................!

چاند، تاروں کی رِدا اوڑھے
نیلگوں
بے کنار آسماں
حیرت زدہ.........................!
کبھی سمندر کو

کبھی ان پرندوں کو دیکھتا رہا......................!!

جو

پرواز کرتے رہے

اور سرخی مائل زرد انڈے

دیتے رہے......................!

زمین کا لمس پاتے ہی

انڈے

پھٹ پڑتے

اور

لپلپاتی زبان لئے عفریت

برآمد ہوتے......................!

سب ہی

چیختی چلاتی

تڑپتی تلملاتی

خاموش ہوتی......................!

پل بھر میں

چاروں سمت

سنسنانے لگتی......................!!

# اضطراب دل

اُترسے
آنے والی گرم ہواؤں
کچھ تو کہو
کیا حال ہے ان کا.....................؟
ساتھ تمہارے
ان کی
ناچاری
اور
ناسازی کی
آہیں تو نہیں.....................؟
ناتوانی
اور نامرادی کے
نالے تو نہیں.....................؟
اپنوں کے دیئے
زخمِ دل کی

کسک کی

آہ سوزاں تو نہیں......................؟

یا

پھر

کامرانی اور

ظفریابی کو

گلے لگانے کی

گرم جوشی

کی تپش ہے......................؟؟

☆☆☆
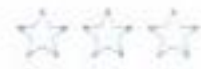
## شعلے کی لپلپاتی زبان

جنگل.................!

میں آگ برسی

چھوٹے بڑے آشیانے

جل کر خاکستر ہوئے..................!

آسماں کو چھوتے

اونچے اونچے پہاڑ

شعلوں سے

گلے مل کر جلے..................!

گہرے

پیچیدا کہف

شعلوں کو

تھپکیاں دیتے جلے....................!

خوش نما، خوش رنگ

خوش گلو

پرندے

شعلوں کی آغوش میں

گہری نیند

سو گئے...................،

مگر

ہمیں ڈر کیسا..........................؟

کیوں

ہم ابھی سے

کنویں کھودیں........................؟

دور

بہت دور ہیں

وہ شعلے ہم سے.....................!

چلو

چل کر

اطمینان سے بیٹھیں

اور

دیکھیں

کیسے

انگارے آسمان سے

برستے ہیں.......................؟

کیسے

شمع کی زباں

لپک لپک کر

آسماں چھوتی ہیں.....................؟
کیسے
پرندے تڑپتے
پھڑ پھڑاتے
بے سدھ ہوتے ہیں.....................؟
کیسے
بادل
لبوں پر انگلی رکھے
تماشے دیکھ رہے ہے.....................؟
ایک خوف سا
اندر رینگ گیا
آگ
ہمارے آشیاں تک پہنچی.....................!
چپ.................................!!
کیا بکتے ہو.....................؟
ابھی
ہمارے آشیاں سے
شعلے بہت دور ہیں.....................!
ہم کیوں ابھی سے سوچیں
اور خون جلائیں.....................!!

☆☆☆

# مسدود راھیں

وقت کے دریا میں

بہتے جا رہے ہیں.....................!

تیز تھپیڑوں سے.....................!

سر ٹکراتے

جا رہے ہیں.....................!

نگاہیں دیکھتی ہیں

ساحلوں کی جانب...............!

کناروں سے دور

بہتے جا رہے ہیں.....................!

ظلمت کے نہنگ

منہ کھولے

گھیر رہے ہیں.....................!

سیپ کا

مسدود

در

کھٹکھٹاتے

جا رہے ہیں.....................!

دہشتناک طوفانیں

آنکھیں دکھاتے ہیں.......................!

ان سے

آنکھیں چار کرتے

جا رہے ہیں.....................!

مچھواروں نے

جال پھینکا ہے.................!

ان سے بچ کر

نکلتے جا رہے ہیں ہم..................!!

☆☆☆

# جنون چاہتا ہے عشق

راہ عشق

کانٹوں سے

استقبال کرتی ہے.....................!

جنون عشق

ان کانٹوں کو

گلے لگاتا.........................!

تڑپ اٹھتا

مگر

پھر

مسکراتا ہے.........................!!

# نوید منزل

ظلمت کے

دریا میں

روشنی کی کشتی

ساحل سے ٹکراتی ......................!

ٹوٹتی

بکھرتی

مگر

آگے

منزل کی جانب

بڑھتی

جاتی ہے......................!!

☆☆☆

## عشق

سسکتے چراغ نے

دمِ رخصت

صبا سے کہا..................!

رات

پروانوں نے

جان دے دی......................!

صبا

روتی

سر پٹکتی

پھری..........................!

خبر

چمن میں

عام ہوئی....................!

مگر

کسی کی آنکھیں

نم تک

نہ ہوئیں..........................!!

## نظم

**معصومیت**

کراہ اٹھی.....................!

چیخیں

تڑپنے لگیں.....................!

ان کی

بے کسی دیکھ کر

آگ کی لپلپاتی زبانیں

آہیں

بھرنے لگیں.....................!

آہیں

جب تاب نہ لا سکیں..............!

آسماں کی جانب

بھاگیں.....................!

آسماں تھرا اٹھا

مگر..........................!!

☆☆☆
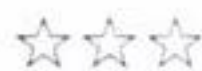
# پیغام

اے ہوا.........................!

ان کی جلتی پیشانی

چوم کر

انہیں میرا اسلام کہنا.........................!

میری

بے بسی اور مجبوری تو

تو بیان نہیں کر سکتی.........................!

ہاں

ان سے کہنا

دل میں میرے.........................!

تپش

سوز

خلش اور

درد نے

گھر کر رکھا ہے.........................!

چین اور

سکون

مجھ سے خفا ہیں.................................!

اور نیند نے بھی

ساتھ چھوڑ دیا ہے

اور..............................!

مگر..............................!!

☆☆☆

# دل خون ہو گیا غم سے

شفقت اور محبت

کی دیوی..............................!

دکھوں کو

گلے لگانے

اور

مصائب سے

جوجھنے والی

ممی..................................!

فضاؤں میں

گونجتی چیخوں.................................!

ہوائیں

منتشر

ہوتی ہوتے

مغموم

اور

آبدیدہ ہوگئی..........................!

## بے بسی

دیکھ

ان کی سفاکی

لرز اُٹھتا ہے دل.....................!

غم سے سینہ

شق ہوا جاتا ہے....................!

روتے روتے

آنکھیں اب تھک گئیں..............!

آنسو بھی اب

ساتھ نہیں دیتے........................!

پچھلے جنم میں

ایسا کیا کیا میں نے

اپنوں ہی کا خون

پی پی کر

کلیجہ منہ کو آتا ہے...........!!

☆☆☆

# نظم

پیڑ.........................!

تنکے

آشیاں کا تصور

نصب العین

سب ہیں

بس

ایک تو نہیں

پھر

کیوں اور کیسے

آشیاں بنے.........................!!

## ایک نظم

ہر لب زخم

تم سے پوچھے گا..............................!

کونسی بھول

ہوگئی ہم سے..............................!

کیوں تمہاری نگاہیں

بدلی ہیں..............................!

کل

تمہیں

سایہ سایہ تھے لیکن....................!

آج کیوں

ہم سے یوں

گریزاں ہو....................!!

☆☆☆

## نظم

ہوا نے

سرگوشی کی.........................!

نہ جانے

کیا کہا..............................؟

دل

رات بھر

خود تڑپتا رہا.....................!

مجھے بھی

بے قرار کیا.....................!

آہ فغاں سے اس کی

رات بے خواب ہوئی.....................!

ستم رسیدہ لمحے

تڑپ اٹھے

اور..............................!!!

☆☆☆

## خاموشی

خاموشی

درد سے

کراہتی......................!

پلکوں میں

آنسوؤں کا سیلاب

چھپائے....................!

آسمان سے

برستے

ظالم

انگاروں کو دیکھتی.................!

معصوم تمناؤں کی

چیخ وپکار

سنتی.........................!

ان کی بے چینی دیکھ

تڑپ اُٹھتی

مگر.........................!!!

☆☆☆

# اندیشہ

مضطر

ہواؤں.....................!

کہو

کچھ تو کہو..............!

تمہاری آنکھوں سے

بہتے آنسو

تھمتے کیوں نہیں..............!

تمہاری سانسیں

کیوں

اکھڑی اکھڑی

سی ہیں..............................!

کیوں

تمہیں پل بھر کو بھی

قرار نہیں....................؟

نہیں.......................؟؟

☆☆☆☆☆

# چنگاری امید کی

امید کی چنگاری

صحرانوردی کرتی......................!

بسترِ مرگ پر

کروٹیں بدلتی......................!

ردائے ہجر کی

سلوٹیں گنتی......................!

زخمِ دل پر

مرہم رکھتی......................!

صرف

ایک

چنگاری کی

امید میں......................!!

☆☆☆

## دل مضطر

اے دل..................!

رک

سنبھل

اتنا نہ مچل..........................!

دیکھ

وہ چمکتا تارا

آیا

قریب

اور قریب

بہت ہی قریب.........................!!

# نگاہ منتظر

عقل وتکبر نے

مثل نمرود

آتش فشانی کی..........................!

حیرت زدہ

بصارت وسماعت

منتظر

کی منتظر رہیں..........................!

کہ

گونجے

اب گونجے

صدائے تو

کہ..........................!!!

☆☆☆
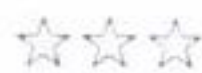
## نظم

انگاروں کی

بارش میں

جلتا منظر..................!

گرم گرم

تپتے آنسو..................!

دھواں

دھواں

احساس

اپنی نادانی ہے..................!!

## التجا

ملتجی آوازیں..............................!
خلاؤں میں
سر پٹکتی پھریں..........................!

کسی نے سنی نہیں
خود تو نے بھی نہیں سُنی ........................!

تو.................!
اتنا سنگ دل تو نہیں
پھر کیوں
تو نے سنی نہیں....................!
کیا یہ اگنی پریکشا ہے........................!
اگر

ہاں
تو اب نہیں
بس اب اور نہیں......................!!

☆☆☆

## انتظار

تو...............!

مجھے بھول گیا

یا امتحان لیتا ہے میرا..................؟

اتنا تو

مجھے پتہ نہیں......................!

مگر ہاں

اب بھی

یہ دل تڑپتا ہے

تیرے لئے

صرف تیرے ہی لئے..................!

ہر پل

تیرے کرم کا

انتظار کرتا ہے

پھر ڈرتا ہے

کہیں تجھے میری خطائیں

یاد نہ آجائیں

اور تو.........................!!

## بشارت زندگی

لہروں کو چھیڑتی

چنچل مسرور ہوا.......................!

لہروں سے کھیلتی

مستی میں جھومتی ہوا.......................!

ساحل سے بھٹکاتی

ساحل تک پہنچاتی.......................!

نشے سے لڑکھڑاتی

متوالی ہوا.......................!

دامن کہسار پر

اٹھکیلیاں کرتی.......................!

سبزہ زاروں پر لوٹتی

مخمور ہوا.......................!

آبشاروں

کے سنگ کھیلتی

پھسلتی

کودتی..............................!

سرکتی

مچلتی

معصوم ہوا....................!

طوفانوں میں گھرتی

چکراتی........................!

تڑپتی

نکلتی

پیغام زندگی دیتی

معطّر و معنبر ہوا.................!!

***

(۱)

اُٹھ چلا قافلہ ہے
اے غافل تجھے
معلوم نہیں راستہ ہے

☆☆☆

(۲)

آگ نہیں جو بجھتی ہے
عشق ایسی آتش
بجھ بجھ کر سلگتی ہے

## اور دَھرتی تھرااُٹھی

لہولہان وقت نے دیکھا
دھرتی کی جانب
دھرتی کا سینہ شق ہوا
فلک بوس عمارتیں
منہ کے بل گریں......................!

چیخیں بلند ہوئیں
ملبوں سے چہرے نمودار ہوئے.....................!
سہمی سہمی نظروں سے
دیکھا اِدھر اُدھر.....................!
ٹھنڈی آہیں اُبھریں
دھرتی تھرانے لگی....................!
مارے دہشت کے
عمارتیں
دھرتی کے سینے میں

منہ چھپانے لگیں..............!

کراہیں ابھریں
زخموں کا لباس پہنے
جسموں نے
کروٹ بدلی..................!
تھکی تھکی نظروں سے دیکھا
سناٹوں کا راج................!
رگوں میں
سرسراہٹیں دوڑیں....................!
زندگی ڈر کر بھاگی
موت کی جانب
دھرتی سہم گئی
چیخیں بلند ہوئیں.......................!
...............................!!

## خونی پنجے

لمس.....................!

برقی لہر بن کر

اندرون میں

اُترا.....................!

اندر

ایک مہیب غار

کے دہانے پر

خونخوار شیر

پنجے پھیلائے

منہ کھولے

کھڑا تھا.........................!

خون کی پیاسی زبان

باہر لٹک رہی تھی.....................!

دہشت ناک آنکھیں

جسم کے

ایک ایک حصے کو

گھور رہی تھیں.........................!

خونی پنجے

آگے

بڑھ رہے تھے.........................!

وہ سہم گیا

پیچھے ہٹا

بھاگا

اور زور سے بھاگا.........................!!

☆☆☆
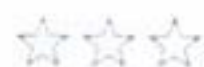
# جب دھرتی ڈولی

ملبوں کے کفن
سے نکلے ہاتھ
درد و غم سے
نالاں کناں ہیں
المدد
المدد.....................!
موت کے پنجوں
میں پھنسی
زندگی
پیچ و تاب
کھاتی
ماتم کناں ہیں
المدد
المدد....................!
لہولہان تربت کی
آغوش میں
تڑپتی چیخیں
فریاد کناں ہیں
المدد
المدد...................!

# تذبذب کیسا

ملبوں کے نیچے

کون ہے جو اپنا ہے..................؟

ملبوں سے نکلے

بلکتے ہاتھ

کس کے ہیں..................؟

ملبوں سے ابھرنے والی

لہولہاں چیخ

کس کی ہے..................؟

ملبوں میں دبی

بے حس

اور

بے جان لاشیں

کس کی ہیں..................؟

[illegible]

[illegible]..................؟

کسے بچاؤں

کسے نکالوں

کون اپنا ہے.....................؟

یہ اپنا ہے

نہیں

یہ اپنا ہے

نہیں

یہ

کہیں.......................؟

سارے ہی.......................؟؟

☆☆☆
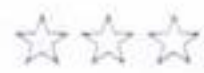
## فطرت انساں

آسماں..........................!

دم بخود ہے

دھرتی حیرت زدہ

سوچ رہی ہے......................!

چند جھٹکوں سے

سمٹے فاصلے

امداد کے

آتے ہی

پھر کیوں

بڑھنے لگے..........................!!!

## مغلوب اعتماد

اور

ہوائیں

سکتے کے عالم میں

کھڑی ہیں.........................!

سمتیں

بے زبان سی

اک ایک کو

دیکھ رہی ہیں.....................!

بلندی پر اُڑتا

اعتماد کا طیارہ

ضرورتوں کے

پہاڑ سے ٹکراتا......................!

توازن کھو بیٹھا

اور بکھر گیا

پھر.........................!

☆☆☆
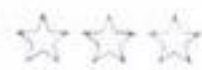
# پھول زخموں کے

نفرت

اور

حقارت

کے پتھروں سے

دل

چور چور ہوا..........................!

زخموں کے

پھول کھلے..............................!

خوشبوئیں

منتشر ہوئیں..............................!

نفرت کے

ہونٹوں کو چوما

مگر..............................!!

# دہشت زدہ تنہائی

یکا یک

شیطان بیدار ہوا..........................!

دیکھا

چاروں جانب

دزدیدہ نظروں سے........................!

خبیث روحیں

منڈلانے لگیں

تنہائی

ڈر سے کانپ اٹھی................!

چاروں جانب

حیرت سے دیکھا

اور

کاری ڈور سے

بھاگی..........................!!

☆☆☆
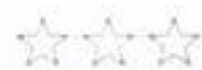
# خوف مرگ وحیات کیسا؟

نیلے بیکراں آسماں کی

آغوش میں

مچلتے

کھیلتے

چمکتے چاند تاروں کی

سرگوشی سن کر......................!

مستی میں

جھومتی

لہراتی ہوا..........................!

مغموم سی

سر جھکائے

دامن کہسار سے نزدیں...............!

بدمست و بے خبر

آسماں کو چھوتے

کہساروں کی آنکھیں

چھلک پڑیں.........................!

مچلتی

اٹھلاتی

گنگناتی آبشاروں نے

کہسار کی

آنکھوں کے لبریز پیمانے

جو

چھلکتے دیکھے.....................!

افسردگی سے

دھرتی کی آغوش میں

منہ چھپا کر سسک پڑیں.........................!

دلکش و دل فریب

نرم و نازک

رنگا رنگ و معطر

پھول..................!

ان کی حالت پر

مسکرا اٹھے

اور کہا

خوف مرگ و حیات کیسا؟

جب اس پر

اپنا اختیار نہیں.......................!

بھینی بھینی آوارہ سی خوشبو.......................!

ادائے ناز سے چلتی

صبا کو دیکھا.......................!

جس کے

دامن میں

زندگی

کھلکھلا کر ہنس رہی تھی.......................!!

# کرن امید کی

مایوس نہ ہو

اے دل

سبق حاصل کر..................!

روشنی

خوشبو

زندگی

اور

دلکشی کا.....................!

جگنو

پھول

سورج

اور

چاندتاروں سے...............!!

☆☆☆

(۱)

مضطرب ہو اٹھتے ہیں

پھیکے الفاظ

نغموں میں گراتے ہیں

(۲)

گاؤں میں سرگرداں ہیں

جوانی ڈھونڈتا

بُڑھاپا خوں فشاں ہے

☆☆☆

# جو نظر پڑی اس پر

آنکھیں..............!

مسکرا اٹھیں

روم روم

جھوم اٹھے..............!

قدم

لڑکھڑانے لگے..............!

لب

کپکپا اٹھے..............!

ایسا کیوں ہوا

میں

نہیں جانتی..............!!

## شرم معصوم سی

اپنے دوپٹے کا

کونا

دانتوں میں دبائے

شرم سے

گلنار ہو

جب

اس نے دیکھا

پھر آنکھیں

جھکا لیں

میرے

قدموں کے نیچے

دھرتی

کپکپانے لگی..............!!

کیا یہی................؟؟

☆☆☆
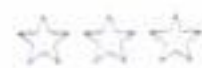
# مسکرا اٹھی ہَوا

چلتے چلتے

اس نے کچھ کہا

آنکھیں متحیر ہوئیں!

دل کی دھڑکنیں تیز ہوئیں......................!

قدم

لڑکھڑانے لگے

ہوا نے سہارا دیا......................!

قدم سنبھلے

تیزی سے بھاگے

رُکے

دم ہموار کیا......................!

نظریں

کسی کی تلاش میں

سرگرداں

بھٹکنے لگیں......................!

منتظر نظروں سے

نظریں چار ہوئیں

نظروں نے

نظروں سے

کچھ کہا..................!

چہرہ گلنار ہوا

اور

ہوا

مسکرا اٹھی........................!

☆☆☆

# نظم

نہ معلوم

نظروں نے

اشاروں ہی

اشاروں میں

کیا کچھ

ایسا کہہ دیا...............!

شرم سے

مخمور ہو

نظریں

چھپ گئیں

پلکوں کی

چلمن میں...............!

# جادو

زندگی.....................!

ہموار

راستے پر

گردوپیش سے بے نیاز

رواں تھی

اچانک

راہ گزر

ناہموار ہوئی.........................!

قدم گرتے سنبھلتے

لڑکھڑاتے

بڑھنے لگے.....................!

آنکھیں

کچھ کچھ بولنے

بہت کچھ سمجھنے لگیں

اور تب ڈرنے بھی لگیں.......................!

یہ کس نے

جادو کردیا

مجھ پر.......................!!

# سکون دل

سُنو.....................!

پیشانی پر

شکنیں مت ڈالو.......................!

تھوڑی دیر

بس تھوڑی دیر.......................!

تمہیں

دیکھوں اور چلی جاؤں.......................!

اگر تم نے

کچھ کہا تو

سُنوں

ورنہ یوں ہی چلی جاؤں.......................!

دلشاد ہو جاؤں.......................!

اگر ہونٹوں کے پھول

ساتھ لے جاؤں.......................!!

☆☆☆

# اتی سندر

ساحل سمندر..........................!

بنتیں، بگڑتیں

ملتیں، بچھڑتیں

موجیں......................!

کنکنی دھوپ

نرم و ملائم

بھیگی بھیگی سی ریت........................!

دور

بہت دور

ڈوبتا سورج.......................!

چاند

چاندنی

جوار بھاٹا

چھپ چھپ کر

دیکھے ستارے.......................!

گلنار چہرہ
جھکی جھکی نگاہیں.................................!

کیا........................؟

سپنا
مگر سُندر
اتی سُندر............................!!

☆☆☆

## ان کہی

میں...............!

کیا کہوں.........................؟

کیسے کہوں...............................!

کچھ بھی

میرے بس میں نہیں

دیکھتے ہی تجھے

نظروں میں

قوسِ قزح لہراتی................................!

دل مسرور ہوتا

بھاگتا

تیری جانب......................!

روم روم

تھرک اُٹھتے

مگر

دوسرے ہی پل
ایک ہی سوال لئے
گھورتی نظریں

اَن کہے سوالات
لبوں پہ
دم توڑتے ہوئے..............................!

کچھ
بہت کچھ پوچھتے..............................!
اور میری نظریں..............................،
سہم کر بکھرتے، پھیلتے
رنگوں میں
کھو کر رہ جاتیں

دل سہم جاتا
اب تمہیں کہو
میں کیا کہوں..............................؟
کیسے کہوں..............................؟
کیا اب بھی..............................!!

# گل پژمردہ

دمِ رخصت

ہیں ہاتھوں میں

مالا پھولوں کی.........................!

آنکھوں میں

چھل چھل کرتا پانی...........................!

ساتھ

کیا

لے جاؤں اپنے..................................!

لوں مالا

تو چھلک پڑے پانی..........................!

مُرجھائے

پھول

جو لے لوں پانی...........................!!

☆☆☆

## نظم

درد سے کراہتا

خون کے آنسو روتا............................،

سسکتا

تمناؤں کا

خون کرتا............................،

سپنوں کی

کرچیاں بکھیرتا

مجھ سے

جُدا ہو گیا........................،

اور ایک

درد تازہ

دے گیا..............................!!

☆☆☆

## سسک اٹھی تنہائی

تنہائی..............................!

بلک بلک کر

روتی تنہا..............................!

ملاقاتیں

یادیں

کراہتی

ہیں تنہا.........................،

قسمیں

وعدے

گلے

شکوے

قول وقرار..................................،

آنسوؤں کے دریا میں

اُبھرتے

ڈوبتے تنہا.........................،

آنکھوں کی نمی

لبوں کی مسکراہٹ

افسردہ سی..........................،

روتے روتے

سوگئی تنہا................................!

انتظار کی لذّت

دردِ دل کی کسک.............................!

سُبک سُبک کر

روتی تنہا...................................!!

☆☆☆
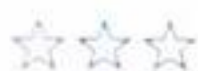
## پرتو یادوں کا

آنکھوں کی جھیل میں

پچھلے موسموں کی

یادیں

اپنا پرتو دیکھتیں..............................،

کبھی

مسرور ہوتیں

اور

کبھی

مغموم ہوتی ہیں..............................!!

☆☆☆

# زخم دل

حیرت زدہ نظریں

نظروں سے ٹکرائیں..............................

زخم دل

تازہ ہوئے..............................

کرچیاں بکھریں

الزام دھرا

نظروں نے

نظروں پر..............................

گا

[illegible]

چاہت د

اور

بکھر گئیں..............................!!

# مضراب یادوں کی

آنکھیں

کیف دیدار سے

مخمور ہوئیں..............................،

چہرہ لمس سے

گلنار ہوا..................................،

لب لذّت دیدار سے

مسرور ہوئے.............................،

دل کے تاروں کو

کسی کی

یادوں نے

چھیڑا شاید...........................!!

☆☆☆

## نوائے زخم

یادوں کی

تُند وتیز ہوائیں

چلیں..........................،

مغموم دل کی

جھیل میں

لہریں اُٹھیں..........................،

درد کے

دُکھتے پھپھولوں کو چھیڑیں..........................،

آرزوؤں کی آنکھوں سے

خون کے آنسو

بہہ نکلے..........................!!

☆☆☆

## پتھر

ندی

گھر سے نکلتی

منزل کی جانب بڑھتی

پتھر سے گلے ملتی

سسکتی، روتی

مگر

پتھر دلجوئی نہیں کرتا.........................،

ہوا.......................................،

مستی میں جھومتی.

رختِ سفر اُٹھا

اپنوں سے ملتی

پتھر کو چومتی

مگر

اس کے سُر سے سُر

پتھر نہیں ملاتا..............................،

ٹوٹتی شاخیں

درد سے

کراہتیں

ملتجی نگاہوں سے

دیکھتیں

مگر

گلے مل کر

پتھر نہیں روتا..............................،

پہاڑ، پیڑ اور جھونپڑیاں......................،

کالی چادر اوڑھے

تھر تھر کانپتیں

مگر

پتھر کچھ نہیں کہتا..............................!!

## کوشش رائگاں

جاؤ..................،

پوچھو.................،

حالت دل

ان

آنسوؤں کے

تاروں سے...........................،

جو

بجھانے گئے تھے

سوزش دل

بڑی شان سے.........................،

مگر

خود

تڑپتے، بلکتے

بھاگے

روتے روتے..........................!!

☆☆☆

## نذرانه

اس نے

زخم دل سا

قیمتی تحفہ دیا..................،

زخم دل

نے بجنا

درد بھری

آ ہوں کا گلدستہ........................،

درد بھری

آ ہوں نے

پژ مردہ سا چہرہ

نذر کیا...................!!

## نظم

دلکش و دلفریب

ہے ضرور

مگر

بے مروت ہے.........................،

کیوں

جی دوں اس پر

کیوں

وفا کی

امید کروں

اس سے...........................!!

☆☆☆

# محبت

محبت

رخصت ہوئی

یہ کہہ کر............................،

دنیا میں

خود غرضی

راج کرتی ہے

اور

محبت

خود غرض

ہو نہیں سکتی..........................!!

کبھی نہیں..........................!!

کبھی بھی نہیں......................!!

## پھوھار یادوں کی

میں..............................،

دردوغم کی ماری

آنکھیں بند کیئے

دل کی بے چینی پر

تڑپ رہی تھی......................،

بھینی بھینی

آوارہ سی خوشبو لئے

چنچل ہوا نے

نہ جانے

کیا سرگوشی کی..........................،

آنکھیں کھلیں

دیکھا

تمہارے

شب وروز کی داستانیں

کہہ رہی ہیں

مستی میں جھومتی

لہراتی

بلکھاتی

اٹھلاتی ہوااور ندی.........................،

نیلگوں آسماں کی

آغوش میں

آنکھ مچولی کھیلتے

تاباں چانداور تارے.........................،

دامن کہسار میں

گنگناتی

مسکراتی

رواں آبشار

اور

نزہت

لالہ زاروں کی.........................!!

## تنہائی

تنہائی
گُم سُم سی
خاموش بیٹھی ..........................،
ساحل سے ملنے کی تمنا
دل میں سنجوئے
بے تاب
لہروں کی
بے چینی ..........................،
دیکھ رہی ہے ..............................!!

☆☆☆

# مضطرب آنکھیں

سرگرداں

بھٹکتی

مضطرب

نگاہوں نے.........................،

جو

بے چینی اور

تڑپ

دل کی دیکھیں..........................،

بے اختیار

بول پڑیں..................................،

یاد میں تیری

مضطرب

دیدہ و دل

دونوں ہیں...........................!!

☆☆☆

## ھوا اس کوچے کی

زلفوں کو

چھیڑتی.........................،

رخساروں کو

چمکاتی.........................،

لبوں کو

چومتی.........................،

آنچل سے

کھیلتی.........................،

مستی میں

جھومتی.........................،

لہکتی

مسکراتی ہے

یہ آج

کس سے

مل کر

ہوا آئی ہے.........................!!

☆☆☆

## کرب انتظار کا

پیاسی نظروں کی

جھیل میں

درد کی

لہریں مچلتی ہیں.........................،

رہ رہ کر

دل میں

ایک کسک سی

اٹھتی ہے......................،

یہی

درد اور کسک

کہیں.............................(؟؟)

## مضطرب نظریں

حدنگاہ

پھولوں کی

روش بچھائے.............................،

گلبار نظروں سے

کسی کی راہ

دیکھتی نظریں.............................،

اچانک

مضطرب ہوائیں

کہیں

پھولوں میں موجود

کوئی کانٹا

لہولہان نہ کردے

یادوں کو

اس کی.............................!!

☆☆☆
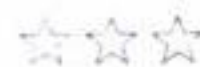
# کیا کہیے کیا ہے عشق (ہندی)

پرش ہے

ایک پریم پجاری

اور ہے

ناری پریم دیوانی..............................

گل نیلوفر

چھوڑ کر بھنورا

پھول پھول

منڈلاتا..............................

بن پانی کے

مر جاتی مچھلی

پرش ہے بھنورا

ناری مچھلی...............................''

# پچھلے موسم کی خلش

دل

کے تاروں کو

چھیڑا

کس نے.........................؟

پھر وہی نغمے جاگے

وہی

آہیں اُٹھیں.........................،

پچھلے

موسم کی

پھر

خلش جاگی.........................!!

☆☆☆

# ہم سفر اپنا

اور جب
خوشبوؤں نے
پلکوں کی
چلمن سے
جھانکتے
جھلملاتے موتیوں سے کہا.....................،
کس نے
ساتھ دیا
زخموں کے سوا؟

ہونٹوں پر
تبسم کی
شفق کھلی

اور
کسک
گہری کسک نے
سرشار کیا
آنکھیں
گل رنگ ہوئیں.....................!!

☆☆☆

# پیغام زندگی

منزل کی جانب
بڑھتی ندی..............................،
مستی میں جھومتی
اچھلتی
لہراتی
بلکھاتی
پیغام زندگی دیتی ندی.........................،

راستے روکتے چٹانوں سے
ٹکراتی
لڑکھڑاتی
سنبھلتی.......................،
مسکرا کر دیکھتی

اور
کہتی
یہی ہے زندگی
بلکھاتی
آگے بڑھتی ندی.........................!!

☆☆☆

(۲)

ایک بھی مستانہ نہیں
لاکھوں عاشق ہیں
تیرا دیوانہ نہیں

☆☆☆

# سمندر منتھن

چودہ رتن کی

چاہ میں

زندگی کے سمندر کا

منتھن کیا...............................،

جسم و ذہن

تھک کر

چور چور ہوئے...........................!

حسین لمحے

یاد بن کر رہ گئے.......................،

ایک عمر

گزری

تب

ہاتھ آئے

چند قطرے امرت

اور

زہر...............................!

امرت

اوروں کی جھولی میں

ڈالی

اور

خود پیا زہر

صرف زہر..............................!!

☆☆☆

## انتظار

انتظار میں

تمہارے

لذت آمیز اضطراب

پھر

تسکین بخش راحت

ہوتی ہے

اور..........................!!

## سراپا انتظار ہے زندگی

زندگی

سراپا انتظار ہے.........................!

صبح مضطرب

دوپہر کے لئے.........................!

دوپہر

پہلو بدلتی

شام تک.........................،

شام

سنورتی

رات سے ملنے.........................،

رات

کروٹیں بدلتی

راہ دیکھتی

سپنوں کی.........................،

اور

سپنے.........................!!

☆☆☆

# سفر زندگی کا

خون کے دریا میں
غوطے کھاتی آتی
زندگی تنہا..................،

خون آشام لہروں سے
مقابلے کرتی
زندگی تنہا.....................،

آرزوں کا
خون کرتی
ساحل کی جانب بڑھتی.....................
خون جگر پیتی
خوناب بہاتی
زندگی تنہا.........................،
خون کے آنسو روتی
خون دل پیتی
خون تھوکتی.....................،
خون آلودہ لمحوں و
اوداس تکتی
زندگی تنہا.....................''

## حقیقی خوشی

میٹرنیٹی وارڈ میں

بیٹھی ماں کی

جھیل سی

آنکھوں کی چمک.................................!

چہرے

دھندلے ہو گئے

شاعروں

موجدوں

اور

فنکاروں کے.................................!!

☆☆☆

# کہاں ہے تو؟

ہارن چیخے
بریک چرمرایا
جسم لہرایا
گرا

تڑپنے لگا

لہو..............................

زخموں کے منہ

چومنے لگے..............................

ملتجی نظریں
مستعین زخم

پکارا مجھے
المدد

المدد
مستطیع نظروں نے

دیکھا
ہونٹ بھینچیں

اور
چل دیں..............................!!

# کرن

کِرن کے

بنتے ہی کَرَن

مفلسی نے

حملے

کردئے

اور پھر........................................!!

☆☆☆

کِرَن ۔ شعاع

گَرَن ۔ نج کاری (نجی کرن)

# ریھرسل

شور و غل

ہمارے نغموں کے.......................،

آڑے ترچھے خط

تصویروں کے..........................،

کود پھاند

دھما چوکڑی

رقصوں کے..............................،

کہیں

ریہرسل تو نہیں

اس قیامت کی..........................؟

آنکھیں

جس کی

منتظر ہیں..........................!!

☆☆☆☆☆☆

## کوشش نا تمام

بنتی
منتشر ہوتی لہریں
گنگنا رہی ہیں.............................،
ہر عہد کے
اپنے تقاضے ہیں..........................،
آج
دور دور تک
کوئی اپنا ہے.................،
نہ کوئی بیگانہ...........................،
تنہا
راتیں لہولہان
اِدھر اُدھر
بھٹک رہی ہیں..........................،
شام
گھر پہ تالا ڈالے
رنگ و رامش کی محفلوں میں
سکون تلاش رہی ہے...........................،

آنکھیں میچی

دھیان میں ڈوبی تنہائی

کھڑکی پہ کھڑی

پلنگ پہ

بچھی چادر میں

شکن ڈھونڈ رہی ہے.......................

وقت...........!

کی نظروں سے

خود کو چھپانے کی

ناکام کوششیں جاری ہیں...........................

تنہا

مایوس

اداس چہرہ —

مسکراہٹ کا غازہ ملے

[illegible]

حسرت آمیز نگاہوں سے

دیکھ رہے ہیں

اور وقت کی گھڑیاں...............

# صدائے باز گشت

وہ صدا

چند گھڑی کی

ملاقات.........................،

گفتگو

آنکھوں کو

خیرہ کرتی روشنی.....................،

دلدوز سناٹا

پھر صدا

صدا

پھر صدا

آزمائشیں

آزمائشیں

بس آزمائشیں..............................!!

☆☆☆
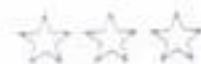
# اس لمحے کا کرب

خونی پنجے
آگے بڑھے

روح
سہم کر دُبک گئی..........................،
اس لمحے کا کرب

روح
کھینچ کر لب پہ لے آتا ہے..........................،
دلِ سوزاں میں
زلزلے
اُٹھتے ہیں..........................،
آسمان

روتا ہے
دھرتی
لرزتی ہے

اور
زندگی..........................!!

## لمس

لمس کی لذت

کرب کی اذیت

کیسی

اندر

پھیل رہی ہے..............................؟

جس کا

کوئی

رنگ نہیں ہے..............................،

جانا بوجھا

ڈھنگ

نہیں ہے..............................!!

☆☆☆

# قدرت

سورج
آنکھیں دکھاتا..........................،
دھرتی
تھرّا اُٹھتی ہے..........................،
ندیوں کے
پیمانے
چھلک چھلک اُٹھتے.........................،
کچھ
سوچ کر
برہم ہو جاتے بادل......................،
ایسا
کیوں ہو رہا ہے.........................،
جب کہ
کچھ بھی
بے سبب نہیں ہوتا.......................!!

# ایک بوند پانی

بارش.............................!

کاایک قطرہ

سیپ کے منہ میں

جائےتو

موتی بنے........................،

کیلے...............................!

کی صحبت میں رہے

تو کافور بن جائے....................،

سانپ...............................!

کی سنگت اسے

زہریلا کردے......................،

اب

فیصلہ

صرف

اورصرف

تمہارے ہاتھ ہے..........................!!

☆☆☆

## نھیں ...................! کاٹو نھیں !!

درخت..................!

لہراتے

جھومتے

گنگناتے

کانوں میں رس گھولتے

ہواسے کھسر پُھسر کرتے..............................،

ہوائیں

بادلوں کے پیچھے بھاگتیں

پکڑتیں

جھنجھوڑ ڈالتیں اسے ..............................!!

ٹپ ٹپ

آنسوں بہاتے بادل

تو کبھی

جھر جھر روتے ..............................،

ہوائیں..............................،

دل مسوس کر رہ جاتیں
پیار سے
چمکارتیں، سہلاتیں
سرگوشیاں کرتیں

بادل
کسما کر
مُسکرا اُٹھتے
تو کبھی
بے ساختہ کِھلکِھلا اُٹھتے
اور
موتیاں
بکھر بکھر جاتے......................!
موتیوں میں......................!
خود کو چھپائی زندگی
انگڑائیاں لیتیں
چلملاتیں
مُسکرا اُٹھتیں......................،

گرد و پیش
نگاہ ڈالتیں
اور مچل مچل جاتیں..........................،

آنکھ مچولی کھیلتے موسم
رنگوں میں اُتر کر
بکھر بکھر جاتے..........................،
پہاڑ
جھرنے
ندی اور
ساگر
مچل مچل اٹھتے

پھر یوں ہے..........................!!
تمہارے ہاتھوں میں
یہ زندگی!!!

# پرواز

ایک پَل
حدِ نگاہ
چکنی، کالی سڑک..............................،
دائیں
آسماں سے باتیں کرتیں عمارتیں.................،
بائیں
زمین کی قدم بوسی کرتی جھوپڑیاں.................،
اُوپر
نیلگوں بیکراں آسماں
اور اس پر
گدھوں کی بارات.........................،

متجسس نگاہیں
چاروں جانب دیکھتیں
مایوسی دامن پکڑتی.......................،
پھر
اُداس چشمِ حیراں

اُمید کی کرن تھامے
چاروں جانب بھٹکیں......................،

مگر
ایک بھی
کبوتر نہیں دکھا......................،

ہزاروں سوالات
ہوا میں لہرانے لگے......................،

کیا
کبوتر پرواز بھول گئے......................؟

یا
ایک بھی کبوتر نہیں رہا......................؟

یا
گدھوں نے
انہیں نوچ کھایا......................؟؟

## اوچک نرکچھن (نرکشن)

اسٹاف روم میں

داخل ہوتے ہی

نظریں

حیرت زدہ رہ گئیں......................،

اچنبھے سے

دیکھا اِدھر اُدھر

پوچھا

الّو کہاں گئے......................؟

مدہوش صوفے......................،

رقص کرتے پنکھے......................،

مُسکراتے درودیوار

اور قہقہے لگاتے

تینوں رجسٹروں نے

بیک وقت کہا

کیا؟......................؟

تمھیں پتہ نہیں ؟.........................؟

حیرت آفریں معائنہ

ہاتھوں میں

شمشیر لئے

گھوم رہا ہے.....................................،

دہشت سے اُن کی

اُلّو

نو دو گیارہ

ہو گئے

اور......................!!

## واہ ری چتورائی

میں..........................!

نے ایسی دہشت پھیلائی

تہلکہ سہم کر

روپوش ہوا...................................،

اب

تم ہی کہو

اے لومڑی سیانی...........................،

میں ہوں چتر

یا خبری رانی

☆☆☆

# نظم

کُہرے

کی چادر میں

لپٹی جاڑے کی کالی رات..........................،

تھرتھر کانپتی

سکڑتی اور سکڑتی گئی..........................،

پانی

کے قطرے

ٹپ ٹپ ٹپکے..........................،

چاروں اور

زندگی

لہرانے لگی..................!!

☆☆☆☆☆

## پیام آشتی

پیچدار پہاڑوں پر

چڑھتے راستے

ہانپنے لگے.........................،

پیشانی پر

جھلملاتے آبدار

موتی پوچھے

نیچے

وادیوں میں دیکھا.........................،

بادلوں کے لہراتے آنچل

اوڑھے

مخمور

گُنگناتی

مُسکراتی

پہاڑوں کے قدم چومتی

وادیوں کی

آغوش میں مچلتی

سبزہ زاروں سے

اٹکھیلیاں کرتی

نشے میں جھومتی

آبشاروں کو گلے لگاتی

پیغام آشتی دیتی

نشیب کی جانب

بڑھتی ندی......................!!

(۱)

پوچھو جا کر شمع سے
عشق ہے کیا چیز؟
کیا پوچھتا پروانہ سے

☆☆☆

(۲)

جیون ایک نرتکی ہے
گھر مقدس مندر
قرابت پُجاری ہے۔

☆☆☆